بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم سہ شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۹۵	۲۶ شہادت ۱۳۴۵ ہش ۵ محرم سنہ ۱۳۸۶ھ ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۶۶ء	جلد ۵۵/۲۰

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۵ اپریل ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

○ ربوہ ۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید یورپ کے تبلیغی دورہ کے سلسلہ میں ڈنمارک جانے کے لئے آج مورخہ ۲۵ اپریل بروز دوشنبہ بعد نماز عصر ربوہ سے روانہ ہو رہے ہیں آپ انشاء اللہ العزیز مورخہ ۶ مئی ۱۹۶۶ء کو ڈنمارک میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ جو احباب محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی روانگی سے قبل اجتماعی دعا میں شریک ہونا چاہیں وہ نماز عصر کے معاً بعد دفتر پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ میں تشریف لے آئیں۔

○ ربوہ ۲۵ اپریل ۔ آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ جو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ صحت جسمانی کے زیر انتظام یہاں ۲۲ اپریل کو شروع ہوا تھا تین روز جاری رہنے کے بعد کل مورخہ ۲۴ اپریل کو کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ اس میں ربوہ کی مقامی ٹیموں کے علاوہ گوجرانوالہ، سیالکوٹ، سرگودھا، واپڈا اور ریلوے کی مشہور ٹیموں نے شرکت کی اور نہایت شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔ اس ٹورنامنٹ میں ربوہ (اے) ٹیم نے فائنل میں ریلوے کی ٹیم کو شکست دے کر چیمپئن شپ کا اعزاز حاصل کیا۔ مورخہ ۲۴ اپریل کو فائنل مقابلہ کے بعد ٹورنامنٹ کمیٹی کی درخواست پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کامیاب ٹیموں اور کھلاڑیوں میں اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔

○ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ تحریر فرماتے ہیں کہ مکرم ملک برکت علی صاحب کے فرزند مکرم ملک محمد افضل صاحب سپننگ ماسٹر کالونی ملز نوشہرہ کو اچانک بیماری کا حملہ ہوا ہے جس سے آنکھوں کی بینائی بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ خاص توجہ اور درد سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جلد صحت یاب فرمائے اور بینائی مکمل طور پر عود کر آئے۔ آمین۔

خاص اداریہ :-

شاہ فیصل کا تاریخی دورہ پاکستان

فرمانروائے سعودی عرب جلالۃ الملک شاہ فیصل بن عبد العزیز سرکاری دورہ پر پاکستان تشریف لائے۔ آپ کا یہ تاریخی دورہ جو پاک عرب دوستی کو مستحکم سے مستحکم تر بنانے میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے ۱۹ اپریل سے ۲۴ اپریل تک جاری رہا۔ ان چھ دنوں میں آپ نے کراچی، راولپنڈی، لاہور اور پشاور کا نہایت کامیاب دورہ فرمایا۔ اس تمام عرصہ میں پاکستان کی فضا نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر، پاسبان حرم شاہ فیصل زندہ باد، صدر ایوب زندہ باد، پاک عرب دوستی زندہ باد کے پرجوش نعروں سے گونجتی رہی۔

شاہ موصوف کو خادم حرمین شریفین، پاسبان کعبہ اور محافظ روضۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیثیت سے دنیا بھر کے مسلمانوں میں جو خصوصی اور امتیازی شرف حاصل ہے اس کی وجہ سے آپ کو بجا طور پر پوری اسلامی دنیا میں بہت عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ مزید برآں ستمبر ۱۹۶۵ء میں پاکستان پر بھارت کے جارحانہ حملہ کے وقت خود شاہ موصوف اور سعودی عرب کے عوام نے حق و انصاف کی سربلندی کی خاطر جس خلوص اور اسلامی جذبہ سے سرشار ہو کر پاکستان کی تائید و حمایت کی اس کی وجہ سے قدرتی طور پر پاکستان میں آپ کو اور بھی زیادہ ہر دل عزیزی حاصل ہے۔ ایسے واجب الاحترام محسن کی تشریف آوری ہم اہل پاکستان کے لئے کیوں باعث مسرت نہ ہوتی۔ پوری کی پوری قوم نے آپ کا شایان شان استقبال کرنے اور دیدہ و دل فرش راہ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ آپ جہاں بھی تشریف لے گئے عوام نے محبت و خلوص اور احسان مندی کے بے پناہ جذبات سے سرشار ہو کر آپ کا والہانہ استقبال کیا اور آپ کو سر آنکھوں پر بٹھایا۔ چنانچہ باہمی محبت و اخوت اور خلوص و مودت کے ایسے ایسے شاندار مظاہرے دیکھنے میں آئے جو ہمیشہ یاد رہیں گے۔ اور ان کی کبھی نہ مٹنے والی یاد دونوں اسلامی ملکوں کے باہمی رشتوں کو جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے ہی بہت مضبوط و مستحکم ہیں آئندہ مضبوط سے مضبوط تر اور مستحکم سے مستحکم تر بنانے کا موجب ہوگی۔ انشاء اللہ

شاہ موصوف کے اس تاریخی دورہ کا نہایت ہی خوشکن پہلو یہ ہے کہ آپ عزت و احترام کے بے پناہ جذبات کے درمیان یہاں تشریف لائے اور مختلف سرکاری اور غیر سرکاری تقاریب میں آپ نے جن بلند پایہ خیالات نیز محبت و اخوت اور خیر خواہی و خیر سگالی کے جن گہرے جذبات کا اظہار فرمایا اس کی وجہ سے آپ پہلے سے کہیں بڑھ کر پاکستانی عوام کے دلوں میں گھر کر کے ارض مقدس کی طرف جس کا ذرہ ذرہ ہمیں جان و دل سے عزیز ہے واپس لوٹے۔ اور یہ چیز ہی آپ کے اس تاریخی دورہ کی عظیم الشان کامیابی پر دال ہے۔ آپ نے اسلامی محبت و اخوت اور خیر خواہی و خیر سگالی کے جن انتہائی قابل قدر جذبات کا اظہار فرمایا اور اتحاد عالم اسلامی کی جس اساس کو پورے خلوص کے ساتھ اپنی تقریروں اور بیانات میں پیش کیا وہ یقیناً اس قابل ہے کہ پاکستان کے ہی نہیں بلکہ پوری اسلامی دنیا کے مسلمان اسے اپنے دل میں جگہ دیں اور اس اساس پر اتحاد عالم اسلامی کی پرشکوہ عمارت تعمیر کرنے میں کوشاں ہوں۔

شاہ موصوف بحمد اللہ کامیاب آئے اور خدا کے فضل اور احسان سے کامیاب و کامران واپس لوٹے۔ اپنی اس کامیابی پر آپ نہ صرف اہل پاکستان کی طرف سے بلکہ پوری دنیائے اسلام کی طرف سے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ہم آپ کی خدمت میں اس تاریخی دورہ کی عظیم الشان کامیابی پر صدق دل سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ آپ نے سیاسی سطح پر اتحاد عالم اسلامی کا جو بیڑا اٹھایا ہے اللہ تعالیٰ اس میں آپ کو کامیاب فرمائے اور پھر اپنی غیر معمولی تائید و نصرت کے ساتھ اسے ثمرات حسنہ بنائے آمین اللھم آمین

محمود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۶۶ء

قربانیوں میں دوام کی کیفیت پیدا کرنے کا طریق

ہم نے ایک گزشتہ اداریہ میں قرآن مجید کی آیات اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بعض ارشادات کی روشنی میں یہ واضح کیا تھا کہ نیکی یا قربانی وہی نتیجہ خیز ہوتی ہے جو استقلال اور دوام کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہو۔ ایسی نیکی یا قربانی جو کچھ عرصہ کر کے ترک کر دی جائے اور جس کے متعلق یہ سمجھ لیا جائے کہ بہت قربانی کر لی اب مزید قربانی کی ضرورت نہیں، اس نیکی اور قربانی کا نہ صرف یہ کہ کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ نفس کے اس دھوکہ کی وجہ سے انسان روحانی لحاظ سے رفتہ رفتہ موت کے مونہہ میں چلا جاتا ہے۔ یعنی خدا تعالےٰ سے اس کا کوئی تعلق باقی نہیں رہتا اور اس کی روحانیت کالعدم ہو کر رہ جاتی ہے۔

لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ نیکیوں اور دین کی خاطر کی جانے والی قربانیوں میں استقلال اور دوام کی کیفیت کیسے پیدا ہو؟ اسلام نے جہاں نیکیوں اور بالخصوص قربانیوں میں استقلال اور دوام کی کیفیت پیدا کرنے پر زور دیا ہے۔ وہاں ساتھ ہی اس نے اس سوال کا بھی جواب دیا ہے اور خاص اس راستہ کی طرف راہ نمائی کی ہے جس پر چلکر ایک مومن پورے استقلال کے ساتھ نیکیاں بجا لا سکتا ہے حتیٰ کہ اس امر کا امکان ہی باقی نہیں رہتا کہ ایک مومن کسی مرحلہ پر آکر نیکیاں اور قربانیاں بجا لانا بند کر دے۔ اللہ تعالےٰ نے اس طریق کی طرف اشارہ مومنوں کو دین کی خاطر کماحقہ مالی قربانیاں پیش کرنے کا حکم دیتے ہوئے کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً
مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ○

(ابراہیم آیت ۳۱)

یعنی اے رسول! میرے ان بندوں سے جو ایمان لاچکے ہیں کہہ کہ وہ اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ کوئی خرید و فروخت ہوگی۔ اور نہ ہی کوئی گہری دوستی نماز کو عمدگی سے ادا کیا کریں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے۔ اس میں سے پوشیدہ طور پر بھی اور ظاہر میں بھی ہماری راہ میں خرچ کیا کریں۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے دو طرح سے اس کی راہ میں مال خرچ کرنے کا حکم دیا ایک سِرًّا یعنی پوشیدہ طور پر اور دوسرے عَلَانِيَةً یعنی ظاہر میں بھی۔ یہاں سرًّا سے مراد طبعی تقاضہ ہے جو انسان کی فطرت میں مضمر ہوتا ہے۔ اور علانیہ سے مراد خارجی تحریک ہے جو انفاق فی سبیل اللہ پر ابھارنے والی ہو کیونکہ وہ مشہود ہونے کے باعث ظاہر کا حکم رکھتی ہے۔ ان میں سے سرًّا کو پہلے رکھ کر اللہ تعالےٰ نے یہ بتایا ہے۔ کہ اصل انفاق وہی ہے جو بغیر کسی خارجی تحریک کے طبعی تقاضہ کے ماتحت کیا جائے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ تفسیر کبیر میں آیت مذکورہ بالا کے تحت انفاق کے ان ہر دو طریقوں کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"(اس آیت میں) جہاں خرچ کا حکم دیا ہے وہاں سرًّا کو پہلے رکھا ہے یہ بتانے کے لئے کہ اصل انفاق وہ ہے جو طبعی ہو اور اس میں کسی شہرت وغیرہ کا خیال نہ ہو۔ جو انفاق طبعی ہوگا ظاہر ہے اس کے لئے طبیعت کو ابھارنا نہیں پڑے گا۔ بلکہ اس کے ظہور کو بعض دفعہ روکنے کی ضرورت محسوس ہوگی۔ پس وہی انفاق اس آیت کے ماتحت اصل انفاق ہے۔ جو طبعی ہو نہ یہ کہ نفس پر خرچ کرنا تو طبعی ہو اور خدا کے راستہ میں خرچ کرنے کے لئے دوسرے کو کہنے کی ضرورت ہو۔ جب جماعت احمدیہ میں یہ مادہ پیدا ہو جائے گا اور انہیں اپنے آپ پر خرچ کرنے کے لئے تو نفس پر بوجھ ڈالنا پڑے گا اور دین کی راہ میں خرچ کرنا طبعی تقاضہ نظر آئے گا تب ان کے لئے ترقیات کے راستے کھلیں گے"۔

(تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۴۸۱ و ۴۸۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعلق باللہ اور انقطاع الی اللہ میں ترقی کرنے کی تلقین کرتے ہوئے اسی حقیقت کو ایک نئے اسلوب سے واضح فرمایا ہے۔ اور اس ضمن میں یہ بات ذہن نشین کرائی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ محبت میں جب تک طبعی تقاضہ کا رنگ پیدا نہ ہو اس وقت تک اس راہ میں ثبات میسر نہیں آ سکتا۔ محبت الٰہی میں استقلال اور دوام کی کیفیت پیدا ہو ہی نہیں سکتی جب تک اس کے لئے فطرت میں طبعی جوش نہ پیدا ہو۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں

"جب تک دنیا کی طرف سے انقطاع اور اس کی محبت دلوں سے ٹھنڈی ہو کر اللہ تعالےٰ کے لئے فطرتوں میں طبعی جوش اور محویت پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک ثبات میسر نہیں آ سکتا"۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۴۳)

پس قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تصریحات سے یہ بات دو اور دو چار کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ نیکیوں اور دین کی خاطر قربانیوں میں استقلال اور دوام کی کیفیت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ایسے عزم، ایسے تعہد، ایسی بشاشت اور ایسے انشراح قلب کے ساتھ نیکیاں بجا لائیں اور قربانیاں کریں کہ یہ ہماری فطرت کا ایک جزو بن جائیں۔ اور فی الحقیقت ایک طبعی تقاضہ کی صورت اختیار کر لیں۔ جب تک نیکیاں بجا لانے اور دین کی راہ میں قربانیاں کرنے کی خواہش وقتی اور عارضی جذبہ کی سطح سے بلند ہو کر طبعی تقاضہ کی صورت اختیار نہیں کرتی اس وقت تک اس نیک خواہش

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

ہر موڑ پر چراغ جلاتے ہوئے گئے

منزل کے سب نشان بتاتے ہوئے گئے
ہر موڑ پر چراغ جلاتے ہوئے گئے

قرآں پہلے ہم نے سنا تھا نہ اس طرح
قرآں جس طرح وہ سناتے ہوئے گئے

ہر مردہ مسئلہ میں نئی جان ڈال دی
ہر گتھی جدید بناتے ہوئے گئے

اس طرح مصطفےٰ کا کیا ذکر بار بار
لو مصطفےٰ کی دل میں لگاتے ہوئے گئے

تنویر شور زار پڑی تھی جو دیر سے
گلزار اس زمیں میں کھلاتے ہوئے گئے

جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کا نہائیت کامیاب سالانہ جلسہ

جلسہ میں شریک احباب کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا رُوح پرور پیغام

غیر از جماعت سربرآوردہ حضرات کی طرف سے احمدیہ مشن کو شاندار خراجِ تحسین

اخبارات میں خبروں کی اشاعت۔ ٹیلیویژن پر خصوصی پروگرام کا اہتمام

مورخہ ۹،۱۰ اپریل ۱۹۶۶ء کو جماعتِ احمدیہ نائیجیریا (مغربی افریقہ) کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی طور پر کامیاب رہا۔ جلسہ کے افتتاحی اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ روح پرور پیغام پڑھ کر سُنایا گیا جو حضور نے خاص اس جلسہ کے موقع پر احبابِ جماعت کے نام ارسال فرمایا تھا۔ جلسہ میں غیر از جماعت سربرآوردہ حضرات نے بھی تقاریر کر کے احمدیہ مشن کی عظیم الشان اسلامی خدمات پر نہایت شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا۔ ملکی پریس اور ریڈیو نے جلسہ کی خبریں نمایاں طور پر شائع اور نشر کیں اور ٹیلیویژن نے جلسہ کے مناظر دکھانے کے علاوہ اس موقع پر ایک خاص پروگرام کا بھی اہتمام کیا جس میں احمدی احباب نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے متعلق متعدد سوالات کے جواب دیئے۔ جلسہ کے متعلق جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کے اسسٹنٹ سیکرٹری جناب اے۔ مولا یوسف نے بذریعہ کیبل جو رپورٹ ارسال کی ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کا سالانہ جلسہ نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۶۶ء کو اختتام پذیر ہوا۔ ملکی اخبارات نے جلسہ کی کارروائی پر مشتمل خبریں شائع کیں۔ ریڈیو نے بھی باقاعدگی سے خبریں نشر کیں اور ٹیلیویژن پر اس کے مناظر دکھائے گئے۔ اس سلسلہ میں ٹیلیویژن نے ایک خاص پروگرام کا بھی اہتمام کیا جس میں جماعتِ احمدیہ کے پانچ سربرآوردہ احباب نے مشنری انچارج مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب ایم۔ اے کی سرکردگی میں احمدیت کے متعلق متعدد سوالات کے جواب دیئے یہ پروگرام نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔

مجموعی طور پر آٹھ اجلاس منعقد ہوئے علاوہ ازیں جماعت کی مجلسِ شوریٰ کا انعقاد بھی عمل میں آیا۔ جملہ اجلاسوں میں حاضری بہت خوشکن رہی۔ وہ ہال جس میں اجلاس منعقد ہوئے ہمہ وقت سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا رہتا تھا۔ ایک خصوصی اجلاس میں مہمان مقررین نے خطاب فرمایا۔ ان مقررین میں نائیجیریا مسلم کونسل کے سیکرٹری جناب الحاج لاگوڈا، انڈونیشی سفیر مقیم لیگوس، ایڈوانسڈ ٹیچرز ٹریننگ کالج کے پرنسپل اور بعض دیگر غیر از جماعت احباب شامل تھے۔ انھوں نے اپنی تقاریر میں نائیجیریا کے احمدیہ مشن کو اس کی عظیم الشان اسلامی خدمات پر شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا۔ ایک اجلاس یوربا زبان میں تقاریر کے لئے مخصوص تھا۔ اِس میں جماعت کے چیدہ چیدہ احباب نے ایمان افروز تقاریر کیں۔ ہر اجلاس میں جملہ احباب نے کھڑے ہو کر نظامِ خلافت کے ساتھ دلی وابستگی اور اس کی حفاظت کی خاطر کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کرنیکا عہد بلند آواز سے دُہرایا۔ تقاریر کے دوران جلسہ گاہ بار بار اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے پُرجوش نعروں سے گونج اٹھتی رہی۔

افتتاحی اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام جو حضور نے اس موقع پر ازراہِ شفقت احبابِ جماعت کے نام ارسال فرمایا تھا پڑھ کر سُنایا گیا۔ احباب نے حضور کے پیغام کو محبت و عشق کے جذبات سے سرشار ہو کر بہت توجہ اور انہماک سے سُنا۔ حضور نے اپنے روح پرور پیغام میں جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا فرمانے کے علاوہ احباب کو نصیحت فرمائی کہ وہ اسلام کے جھنڈے کو ہمیشہ بلند رکھیں۔ حضور نے مزید فرمایا کہ ہر احمدی اپنی زندگی کو اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے تاکہ وہ اپنے وجود میں اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کرنے کے قابل ہو سکے۔ نیز حضور نے احباب کو پہلے سے بڑھی ہوئی ذمہ داریوں کا احساس کرنے اور غلبۂ اسلام کی عظیم تر جدّ و جہد کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنے کی تلقین فرمائی۔ جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کے امیر جناب نصیر الدین احمد نے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے احباب کو یہ عہد کرنے کی تلقین کی کہ وہ دنیا میں توحید باری تعالیٰ اور اتحاد نوعِ انسانی کے قیام کی خاطر کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کے پریذیڈنٹ جناب بکری (Mr. Bakare) نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں جلسۂ سالانہ کی غرض و غایت بیان کی اور احباب کو موجودہ زمانہ کا چیلنج قبول کرتے ہوئے اسلام کو دنیا بھر میں غالب کرنے کے لئے ہر ممکن قربانی پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی نیز انہوں نے احباب کو ان کے اِس فرض کی طرف بھی متوجہ کیا کہ وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کریں تاکہ حضور کی آسمانی قیادت میں ہم غلبۂ اسلام کی جدوجہد میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں تا آنکہ اسلام دنیا میں پورے طور پر غالب آجائے۔ جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کے سیکرٹری جنرل جناب اوٹولے نے گزشتہ سال کی کارگزاری اور تبلیغی مساعی پر مشتمل رپورٹ پیش کی اِس رپورٹ میں انہوں نے مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریکِ جدید کی نائیجیریا میں تشریف آوری، حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال، جماعتِ احمدیہ میں خلافتِ ثالثہ کے قیام، امیر صاحب جماعتِ نائیجیریا کے شمالی علاقوں کے دورے، نئے مشنریوں کی تربیت اور جماعتی ترقی کا خاص طور پر ذکر کیا۔

سالانہ جلسہ کے آخری دو اجلاس علی الترتیب چیف مجسٹریٹ جناب بکری اور ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئے۔ ان اجلاسوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت، وقفِ زندگی کی اہمیت، نظامِ خلافت کی عظیم الشان برکات، غلبۂ اسلام کی جدّ و جہد، نوعِ انسان کی فلاح کے لئے جماعتِ احمدیہ کی ذمہ داریاں، تربیتِ اولاد کے ضمن میں والدین کے فرائض اور متعدد دیگر اہم دینی موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ آخر میں سب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر نیز غلبۂ اسلام کے لئے پُرسوز اجتماعی دُعا ہوئی۔ اِس طرح بابرکت جلسہ نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے دینی نصاب کا امتحان

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے دینی نصاب کا امتحان حسب فرمائش محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ اور کارکنان کی درخواستوں پر ۱۴ اپریل سے ۱۲ مئی ۶۶ء تک ملتوی کیا گیا ہے۔ اب یہ امتحان ۱۲ مئی کو مسجد مبارک میں ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک ہوگا۔ سب کارکنان وقت کی پابندی کریں۔ امتحانی پرچہ کے علاوہ ۲۵ نمبر کا انٹرویو ہوگا۔ نصاب حسب ذیل ہے:۔

۱۔ قرآن کریم سورۃ آل عمران مکمل
۲۔ حدیث شریف۔ حدیقۃ الصالحین/ جبر اس المومنین
۳۔ علم کلام۔ برکات الدعاء

(ناظر اصلاح و ارشاد)

عیسائی دنیا میں مسئلہ تثلیث سے اظہارِ بیزاری

(از مکرم نسیم سیفی صاحب)

عیسائیت نے دنیا کے سامنے یہ نظریہ پیش کیا کہ خدا کی تین حیثیتیں ہیں: خدا باپ۔ خدا بیٹا اور خدا روح القدس۔ یہ تینوں پورے پورے اقتدار کے مالک ہیں اور یہ تینوں مل کر ایک خدا بھی ہیں۔

یسوع مسیح کے خدا کا بیٹا ہونے کے نظریہ نے عیسائیت میں عجیب قسم کی بحثوں کے دروازے کھولے۔ مثلاً یہ کہ اگر یسوع مسیح خدا ہے تو پھر اس کی ماں یعنی مریم خدا کی ماں کہلائی۔ یہ بحثیں ایک لمبے عرصہ تک جاری رہیں اور ان بحثوں نے عیسائیت کے قریباً سب حلقوں کو اپنی لپیٹ میں لئے رکھا۔ انہی بحثوں کا نتیجہ ہے کہ اب کیتھولک مذہب کے لوگ یہ بھی مانتے ہیں کہ یسوع مسیح کی طرح اس کی والدہ بھی وفات کے بعد آسمان پر ہی چلی گئی تھیں۔

جب تک عیسائیوں کو مذہبی ہٹ دھرمی سے آزاد ہو کر سوچنے کا موقع نہ ملا تھا وہ ان ساری باتوں کو بلا چون وچرا مانتے رہے لیکن جونہی سائنسی دور نے انسانی فکر کو آزادی سے کام کرنے کی طرف دعوت دی اور ان سائنسدانوں میں سے اکثر (بلکہ قریباً سارے کے سارے) عیسائی ہی تھے تو عیسائیت کے غیر فطرتی عقیدوں کی حیثیت تحدد واضح ہونے لگی۔ آج سے ستر اسی سال پہلے یہ تو کہا جا سکتا تھا کہ کوئی عیسائی مسلمان ہو جائے اور اس طرح وہ تثلیث کو الوداع کہہ کر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا قائل ہو جائے لیکن یہ بات اللہ تعالیٰ کا مامور اللہ تعالیٰ سے علم پا کر ہی کہہ سکتا تھا کہ عیسائی لوگ عیسائی رہتے ہوئے بھی تثلیث سے بیزار ہو جائیں گے۔ حضور اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں ؎

گھٹتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

چنانچہ اب عیسائی دنیا میں کھلم کھلا ایسی بحثیں ہو رہی ہیں جن کا مقصد یہ ہے کہ کسی طرح عیسائیت کو تثلیث سے نجات دلائی جائے اور خدائے واحد کی طرف عیسائیوں کو لایا جائے۔

امریکہ سے شائع ہونے والے ہفتہ وار رسالہ ٹائم (TIME) کی آٹھ اپریل ۱۹۶۶ء کی اشاعت میں مذہب کے کالموں میں ایک مضمون چھپا ہے جس کا عنوان ہے "ایک پوشیدہ خدا کی طرف" اس مضمون میں ان کوششوں کی تفصیل دی گئی ہے جن کے ذریعہ عیسائیوں کو یہ باور کرایا جا رہا ہے کہ ان کا خدا مُردہ خدا ہے۔ سارا مضمون پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے بین السطور اس بات کو پیش کیا گیا ہے کہ عیسائیوں کا خدا کے نظریہ سے بیزاری کی وجہ یہی ہے کہ عیسائیت ایک ناقابلِ قبول خدا پیش کرتی ہے۔ مضمون نگار نے متعدد عیسائی پادریوں کی کتب کے نہایت اہم حوالے پیش کئے ہیں۔ بشپ جیمس پائک (James Pike) کے متعلق لکھا ہے کہ ان کا خیال ہے کہ عیسائیت کے عقائد کی فہرست کچھ مختصر ہونی چاہیئے اور کہ یہ فہرست صرف اچھی اچھی باتوں پر مشتمل ہونی چاہیئے۔ انہوں نے عیسائی دنیا کو یہ مشورہ دیا ہے کہ تثلیث کو الوداع کہہ دینا چاہیئے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ تثلیث سے دراصل یہی بات ظاہر ہوتی ہے کہ ہم لوگ ایک خدا کی بجائے تین خداؤں کے نظریہ کی تبلیغ کرتے ہیں۔ یعنی تخلیق کا کام خدا باپ کے سپرد۔ نجات کا کام خدا بیٹے کے سپرد۔ اور لوگوں کے دلوں میں تحریک کرنا خدا روح القدس کا کام ہے — ہمیں صرف یہ کہنا چاہیئے کہ یہ سب کام خدا تعالیٰ کرتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ عیسائیت کا خدا کے متعلق نظریہ نہایت ناقابلِ قبول ہے۔ اور اب غور و فکر کرنے والے عیسائی اس الجھن میں سے نکلنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن جیسا کہ مضمون نگار نے لکھا ہے ان میں سے اکثر اس تردّد میں ہیں کہ اگر خدا کے نظریہ میں تبدیلی کی گئی تو دوسرے کئی عقائد مثلاً نجات کفارہ اور حیاتِ ابدی بھی تبدیل کرنا پڑے گی لیکن اس تردّد کے باوجود خدا کی یہ تقدیر پوری ہو کر رہے گی کہ ؎

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

عیسائی دنیا کے دانشمند تثلیث کو الوداع کہہ رہے ہیں اور چشمۂ توحید کی طرف رواں دواں ہیں۔

خدام الاحمدیہ کا حال

(از مکرم چوہدری عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے گھٹیالیاں)

پچھلے دنوں خاکسار گھٹیالیاں کے دورہ پر گیا تھا وہاں دورانِ گفتگو مکرم برادرم عبد السلام صاحب اختر پرنسپل ٹی۔ آئی کالج گھٹیالیاں نے خدام الاحمدیہ کے حال کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کیا تو خاکسار نے ان سے درخواست کی کہ ان تاثرات کو نظم کر کے بھجوائیں چنانچہ انہوں نے یہ اشعار نظم کر کے بھجوائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور زورِ قلم اور بڑھائے — "حال نہیں مستقبل ہے" کے الفاظ ہماری جماعت کے مشہور بزرگ اور سخنور جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر کے ہیں جو انہوں نے خدام الاحمدیہ کا حال دیکھ کر فرمائے جنہیں مکرم برادرم اختر صاحب نے آخری شعر میں نظم فرمایا ہے۔

مرزا رفیع احمد
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

(۱)

اے دوست! بچشمِ قلب کبھی خُدّام کی اِس تعمیر کو دیکھ!
ایمان کا آ نظّارہ کر — ایثار کی اِس تصویر کو دیکھ!
موعودِ جہاں نے "زندگیٔ ایماں" کی جو شمع فروزاں کی
اُس شمعِ حیات افروز کی آ کر زندہ تریں تنویر کو دیکھ

(۲)

یہ 'حال' — فقط صنّاعی کا پیکر ہی نہیں شہکار ہے یہ!
یہ اہلِ نگاہ و ایماں کی گفتار نہیں — کردار ہے یہ!
یہ قلعہ حصارِ ایماں کا ثابت ہی نہیں۔ سیّار ہے یہ!
یہ اہلِ جفا کے سینے پر اِک بار نہیں — تلوار ہے یہ!

(۳)

اِس کوہِ گراں کے دامن میں ہنگامِ نمود و نام نہیں
پھولوں پہ مدارِ صبح نہیں۔ رنگوں پہ بنائے شام نہیں!
پروانہ فقط پروانہ ہے۔ پروانے کا کچھ نام نہیں
'اللہ اگر توفیق نہ دے۔ انسان کے بس کا کام نہیں!'

(۴)

اِس آئینۂ ملّت کو سدا۔ اللہ کی نُصرت حاصل ہے
یہ نظمِ جہاں کا گنجینہ۔ یہ ربطِ اُخوّت کا دل ہے
یہ دل ہی نہیں۔ یہ ذوقِ نظر کی ایک اچھوتی منزل ہے
اختر یہ کسی نے سچ ہے کہا۔ یہ "حال" نہیں "مستقبل" ہے

درخواستِ دُعا:- مکرم مولوی عبد القادر صاحب چک جنگل امام شاہ (ٹوبہ ٹیک سنگھ) جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور بہت بزرگ ہیں آجکل سخت بیمار ہیں اور از حد کمزور ہو گئے ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

(محمد اکرم تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ)

فضل عمر مسجد ہیمبرگ (مغربی جرمنی) میں عید الاضحیہ کی مبارک تقریب

جرمن نومسلموں کے علاوہ پاکستان، عرب ممالک، افریقہ، ٹرکی اور ٹیونس کے مسلمانوں کا ایمان افروز اجتماع

مکرم چوہدری [redacted]

گزشتہ سالوں کی طرح اس دفعہ بھی عید الاضحیہ کی مبارک تقریب یکم اپریل بروز جمعۃ المبارک پورے اہتمام کے ساتھ منائی گئی۔ عید کی تیاری کا کام ایک ماہ قبل شروع کیا گیا۔ مسجد اور باغ کی صفائی کی گئی ۔۔۳ کی تعداد میں جرمن زبان میں اور ۔۰۰ کی تعداد میں ٹرکش زبان میں دعوت نامے طبع کرا کر بذریعہ ڈاک بھجوائے گئے اور بہت سے احباب کو ملکر دعوت نامے دئیے گئے۔ ترک احباب کے ایک اجتماع میں جا کر دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔ نیز ہیمبرگ کے مختلف اداروں سے رابطہ پیدا کر کے مسلم احباب سے ایڈریس حاصل کئے گئے۔ اور انہیں دعوت نامے بھجوائے گئے۔ ہیمبرگ کے گرد و جوار میں رہنے والے احباب کو بھی عید کی اطلاع بھجوائی گئی۔ پریس ایجنسیز، اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن والوں کو خطوط لکھے گئے۔

ہیمبرگ کے ایک مشہور ہفتہ وار اخبار DELTAM SONTAG کے ایڈیٹر نے عید کی تقریب کی اہمیت کے پیش نظر عید سے قبل انٹرویو لینے کی خواہش کا اظہار کیا۔ چنانچہ مسٹر GERD VON HASSLER ایک ہفتہ قبل اپنے فوٹو گرافر کے ہمراہ انٹرویو کے لئے آئے۔ ان سے اسلام کے بارہ میں ایک گھنٹہ گفتگو ہوئی۔ ان کے سوالات کے تفصیلی جوابات دئے گئے۔ یہ انٹرویو میرے فوٹو کے ساتھ ۲۷ مارچ ۱۹۶۶ء بروز اتوار شائع ہوا۔ اس کا ملخص احباب کی دلچسپی کے لئے درج ذیل ہے۔

ہیمبرگ کی مسجد اپنے دو چھوٹے میناروں کے ساتھ اسلام کی اشاعت کا مرکز ہے۔ اس مسجد میں یکم اپریل بروز جمعہ اسلامی دنیا کا ایک اہم مذہبی تہوار منایا جائے گا۔ اس تہوار کی اہمیت کے پیش نظر مسٹر عبداللطیف امام مسجد نے ہمیں انٹرویو دیا۔ ہمارے دریافت کرنے پر مسٹر لطیف نے اس بات پر زور دیا کہ اسلام Priesthood کا حامل نہیں اور ان کی پوزیشن Priest کی نہیں۔ اسلام کی تبلیغ ہر مسلمان کا مذہبی فرض ہے اور اسلامی مسجد میں ہر مسلمان امام کے فرائض سرانجام دے

جمعہ کے روز ہیمبرگ میں مقیم تمام اسلامی ممالک کے دوست نماز کی ادائیگی کے لئے حاضر ہوں گے اور تمام اسلامی ممالک کے احباب کا یہ اجتماع اسلامی روح کو بروئے کار لانے کا زندہ ثبوت ہوگا۔ ہماری اس مسجد میں جو تمام مسلمان اپنی عبادت کے ذریعہ اسلامی مساوات اور یگانگت کو عملی نمونہ سے ثابت کریں گے کیونکہ مسجد میں تمام مسلمان کندھے سے کندھا ملا کر قطاروں میں نماز ادا کرتے ہیں اور مسجد میں قومیت، رنگ اور امیر و غریب کی کوئی تفریق نہیں۔ مسٹر لطیف نے مزید بتایا کہ عید سے ایک روز قبل مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں لاکھوں مسلمانوں کا اجتماع ہوتا ہے اور تمام حج میں شامل ہونے والے احباب کا لباس بھی ایک ہوتا ہے۔ مساوات کی اسی روح کو قائم کرنے کے لئے ہم بھی جمعہ کے روز اپنی اس مسجد میں خدا تعالیٰ کے حضور سربسجود ہوں گے۔ ہمارے سوال کے جواب میں مسٹر لطیف نے بتایا کہ اسلام توحید باری تعالیٰ پر زور دیتا ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی خدا کے رسول اور پیغمبر تھے۔ اسلام تثلیث اور الوہیت مسیح کا قائل نہیں۔ توحید باری تعالیٰ اور تمام انبیاء پر ایمان اسلامی تعلیمات کا لب لباب ہے۔ اسلام عورت کے حقوق کی نگہداشت پر خاص زور دیتا ہے اور عورت کا مقام اسلام میں بہت بلند ہے۔ ہمارے دریافت کرنے پر مسٹر لطیف نے بتایا کہ جمعہ کے روز عورتیں بھی نماز میں شامل ہوں گی۔ یہ خیال بالکل غلط ہے کہ عورتیں مسجد میں نماز ادا نہیں کر سکتیں ہاں یہ درست ہے کہ عورتیں علیحدہ صف بندی کرتی ہیں۔ اسلام مرد و عورت کے بے باکانہ آزادی کا قائل نہیں اسلئے اسلام میں پردہ کا حکم ہے۔ مسٹر لطیف نے اس بات پر بھی زور دیا کہ اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ اس امر کو ثابت کرنے کے لئے انہوں نے اپنی جماعت احمدیہ کے ذریعہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے مشنوں کو نقشہ پر سبز رنگ کے چھوٹے جھنڈوں پر انگلی رکھ کر واضح کیا اور کہا کہ یہ جھنڈے ہماری جماعت کے ذریعہ

اسلام کی عالمگیر اشاعت کا واضح ثبوت ہیں۔ مسٹر لطیف نے ایک سوال کے جواب میں یہ بھی بتایا کہ ہیمبرگ میں جرمن احباب کی جماعت موجود ہے۔ امید ہے احمدی جرمن احباب بھی انشاء اللہ عید کی نماز میں شریک ہوں گے۔ اپنی کامیابی کے بارہ میں دریافت کرنے پر مسٹر لطیف نے بتایا کہ انہیں اپنی کامیابی کا پورا یقین ہے۔

اس اخبار نے اپنی اشاعت مورخہ ۳ اپریل ۱۹۶۶ء میں دوبارہ نماز کی حالت کی دو فوٹو کے ساتھ عید کی کارروائی شائع کی۔ علاوہ ازیں ہیمبرگ کے دیگر اخبارات نے بھی عید کی کارروائی شائع کی۔ الحمد للہ علی ذالک۔

عید کے روز یعنی یکم اپریل بروز جمعۃ المبارک کو احباب ۵ بجے صبح آنے شروع ہو گئے۔ ۹ بجے مسجد نصف کے قریب پُر ہو چکی تھی۔ ترک احباب نے آنے میں سبقت حاصل کی۔ ہم نے صبح سویرے جماعت کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی ایک ترک دوست نے مسجد سے باہر کھڑے ہو کر نہایت سریلی آواز میں اذان دی۔ یہ دوست دس بجے تک اونچی آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہے اور یہ نظارہ نہایت ایمان افروز تھا۔ جرمن احباب میں سے برادم Kretschmar

کا ذکر کرنا از بس ضروری ہے یہ دوست ۔۔۔ سہیل ...... کر کے ایک روز قبل تشریف لے آئے اگرچہ یہ دوست دل کے مریض ہیں لیکن پھر بھی انہوں نے سارا دن نہایت محنت سے انتظامات کی تکمیل میں حصہ لیا بلکہ عید کے بعد بھی ایک ہفتہ قیام کر کے سارے باغ کی صفائی کی اور پھول لگائے۔ اخلاص کا یہ مظاہرہ یورپ میں بہت ایمان افروز ہے اور جماعت احمدیہ کا چمکتا ہوا نشان ہے۔ شامل ہونیوالوں میں سے افریقہ کے فوجی احباب بھی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ احباب ہیمبرگ سے کافی فاصلہ پر رہتے ہیں۔ وقت مقررہ سے متعدد گھنٹے پہلے تین فوجی لاریوں میں سوار ہو کر نماز کے لئے تشریف لے آئے اسطرح مسجد بفضلہ تعالیٰ کھچا کھچ بھر گئی اور باقی احباب نے نماز میٹنگ روم میں ادا کی۔

پورے دس بجے خاکسار نے نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد خاکسار نے خطبہ میں حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہؑ کی عظیم الشان قربانیوں کا ذکر کیا اور ان قربانیوں کے نتیجہ میں الٰہی افضال اور برکات کی تفصیل بتائی اور اس امر کی وضاحت کی کہ خدا تعالیٰ نے ان قربانیوں کو اپنی جناب میں نوازتے ہوئے قرآن کریم اور بائبل کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کے لئے مبعوث فرما کر دنیا کی تکمیل کے سامان بہم پہنچائے خطبہ کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور اسکے بعد دیر تک مصافحہ اور معانقہ کا ایمان افروز سلسلہ جاری رہا۔ اسکے بعد تمام احباب کی خدمت میں ناشتہ پیش کیا گیا۔ شامل ہونیوالے جرمن احمدیوں اور دیگر خاص مسلم احباب کو دوپہر کا کھانا بھی پیش کیا گیا جو میری اہلیہ نے تیار کیا۔

اس موقع کی پہلی دفعہ فلم بھی لی گئی جس میں احباب کی آمد نماز اور خطبہ کے نظارے دکھائے گئے ہیں۔ اسی طرح رنگین سلائیڈز کا بھی انتظام کیا گیا۔

ہماری مسجد اور ہمارے کام کا وسیع طور پر پروپیگنڈا ہوتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ ہم کمزور ہیں لیکن ہم ایک زندہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ احباب دعا

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

کے ماند پڑنے یا کسی وقت اس کے کالعدم ہو جانے کا خطرہ ہوگا۔ اور جب تک یہ خطرہ باقی رہے گا۔ اس وقت تک نیکیاں بجالانے اور دین کی خاطر قربانیاں کرنے میں حقیقی طور پر استقلال اور دوام کی کیفیت پیدا نہ ہوگی

سو نیکیاں بجالانے اور قربانیاں کرنے میں حقیقی طور پر دوام کی کیفیت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔

محبت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ یہ چیز ہمارے اندر ایک طبعی تقاضہ کی صورت اختیار کر لے۔ اگر یہ چیز ہم میں سے ہر ایک میں پیدا ہو جائے تو پھر کسی خارجی تحریک کی ضرورت ہی پیش نہ آئے گی۔ بلکہ ہم نسلاً بعد نسلٍ دین کی خاطر دلی شوق کے ساتھ دوامی طور پر قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں گے۔ ایسی صورت میں نفس پر خرچ کرنا ہمیں بوجھ محسوس ہوگا اور خدا اور اس کے دین کی راہ میں خرچ کرنا انتہائی آسان ہو جائے گا ـــــ خلافت ثالثہ کے نئے مبارک دور میں خدائی بشارتوں کے مطابق ہمارے لئے غلبۂ اسلام کے ضمن میں نئی کامیابیوں اور نئی ترقیوں کی راہیں کھل رہی ہیں۔ جن کے آثار ہم روز بروز مشاہدہ کر رہے ہیں انہی تحریکات اور نئی سکیمیں بروئے کار آ رہی ہیں اور ایک روشن تر مستقبل زمانہ حال کا روپ دھارتا ہوا نظر آ رہا ہے ان حالات میں ہمارے لئے از بس ضروری ہے کہ ہم اپنے اندر بھی اور بالخصوص نئی نسلوں میں بھی جنہوں نے خلافت ثانیہ کے انتہائی بابرکت دور سے حصہ نہیں پایا اور اگر پایا ہے تو بہت کم یہ روح پیدا کریں کہ نیکیاں بجالانا اور دین کی خاطر قربانیاں کرنا ایک طبعی تقاضہ کی صورت اختیار کر لے ہمیشہ ہمیش کے لئے راسخ ہو جائے تا اس میں استقلال اور دوام کی کیفیت رونما ہو اور ہماری جدوجہد ... اسلام کی ساعی بار آور ہوں۔ اور ہم دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے اور ہماری حقیر مساعی کو اپنی جناب میں نوازے اور بہترین نتائج مرتب فرمائے۔ اللھم آمین۔

تریاقِ اٹھرا، علاج اٹھرا کیلئے بہترین گولیاں کورس پندرہ روپے ★ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ★ ربوہ سے طلب فرمائیں ★

مسلمان ممالک اور ان کے وسائل

پاکستان ۱۴ راگست ۱۹۴۷ء کو معرض وجود میں آیا۔ اس کا رقبہ تین لاکھ پینسٹھ ہزار مربع میل اور آبادی دس کروڑ ہے اس میں سے ۸۸ فی صد مسلمان ہیں۔ خاص پیداوار میں گندم، پٹ سن، کپاس، چائے، گنا، پھل، قدرتی گیس، سیمنٹ، کوئلہ، نمک، چونا، کرومائٹ، خام تیل اور کپڑا شامل ہے۔

سعودی عرب کی موجودہ سعودی سلطنت ۲۰ رمئی ۱۹۲۷ء کو قائم ہوئی یہ تو سبھی جانتے ہیں کہ سب سے پہلے نور اسلام یہیں پھیلا اس کا رقبہ ۹ لاکھ اٹھائیس مربع میل آبادی ستر لاکھ (تمام مسلمان ہے)۔ گندم، جو، کھجور، سیمنٹ اور تیل خاص پیداوار ہے۔

ایران نے ساتویں صدی ہجری میں اسلام قبول کیا۔ ۱۴ ستمبر ۱۹۲۵ء کو موجودہ خاندان کی حاکمیت تسلیم ہوئی۔ رقبہ چھ لاکھ چھتیس ہزار مربع میل، آبادی دو کروڑ بیس لاکھ ۹۸ فیصد مسلمان ہے، خاص پیداوار میں گندم، جو، چاول، کپاس، شکر، تمباکو، پھل، تیل، نکل، گندھک، لوہا، تانبا، جست، کرومائیٹ اور میگنیز شامل ہے۔

ترکیہ میں ساتویں صدی میں اسلام پھیلا۔ ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۳ء کو جمہوریہ بنا رقبہ تین لاکھ ایک ہزار مربع میل آبادی تین کروڑ بیس لاکھ ۹۹ فی صد مسلمان ہیں ۔۔۔ پیداوار میں گندم، جو، کپاس، پھل، زیتون، تمباکو، اون، کوئلہ، کرومیم، تانبہ، لوہا، میگنیز، کپڑا، سیمنٹ، گندھک وغیرہ شامل ہے۔

متحدہ عرب جمہوریہ (مصر) میں حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں اسلام پھیلا اس کے بعد مدتوں مسلمان یہاں حکمران رہے۔ ۲۲ جولائی ۱۹۵۲ء کو انقلاب آیا۔ رقبہ تین لاکھ چھیاسی ہزار مربع میل۔ آبادی دو کروڑ اسی لاکھ ۹۲ فیصد مسلمان، پیداوار فاسفیٹس، کپاس، شکر، چاول، باجرہ، سیمنٹ، کپڑا، موٹریں اور دوسرا صنعتی سامان۔

سوڈان میں ساتویں صدی میں اسلام پھیلا مصری، ترک اور بعد میں انگریز قابض رہے۔ یکم جنوری ۱۹۵۶ء کو آزاد ہوا۔ رقبہ ۹ لاکھ ۶۷ ہزار مربع میل ہے۔ آبادی ۱۲ کروڑ ۷۵ لاکھ (۲۰ فیصد مسلمان) ہے۔ پیداوار میں کپاس، گوند، باجرہ، لکڑی، کھجور، مونگ پھلی شامل ہے۔

شام جنگ یرموک میں مسلمانوں کے زیر نگیں آیا۔ اموی خلفاء، فاطمی، سلجوقی، ترک حکمرانی کرتے رہے۔ بعد میں فرانس کے تسلط میں رہا۔ اپریل ۱۹۴۶ء میں آزاد ہوا۔ رقبہ ۷۱ ہزار مربع میل اور آبادی ۵۱ لاکھ ۹ ہزار ہے ۸۷ فی صد مسلمان ہیں۔ پیداوار میں گندم، جو، زیتون کا تیل، پھل، تمباکو، سیمنٹ، اون، کپاس، شکر، کپڑا شامل ہے

تونس میں ۶۴۷ء میں اسلامی حکومت قائم ہوئی، بعد میں سلطنت عثمانیہ میں شامل ہوا۔ پھر فرانس کے زیر نگین آیا ۲۰ مارچ ۱۹۵۶ء کو آزادی حاصل کی رقبہ ۴۸ ہزار مربع میل اور آبادی ۳۸ لاکھ ہے ۹۳ فی صد مسلمان ہیں۔ گندم، جو، زیتون، کارک، اسفنج، لوہا اور فاسفیٹس اہم پیداوار ہے۔

الجزائر ۶۴۷ء میں اسلامی حکومت قائم ہوئی۔ آخر میں فرانس کا قبضہ ہو گیا ۳ جولائی ۱۹۶۲ء کو آزاد ہوا۔ رقبہ ۹ لاکھ ۱۹ ہزار مربع میل ہے اور آبادی ایک کروڑ چار لاکھ ۳۵ ہزار ہے۔ پیٹرول، فاسفیٹ اہم پیداوار ہے

مراکش اموی اور عباسی خلفاء کے عہد میں مسلمانوں کا قبضہ ہوا۔ ۱۹۱۲ء میں فرانس کا قبضہ ہو گیا۔ ۲ مارچ ۱۹۵۶ء کو آزاد ہوا۔ رقبہ ایک لاکھ ۸۰ ہزار مربع میل ہے، آبادی ایک کروڑ سولہ لاکھ (۹۸ فیصد مسلمان) ہے، مچھلی، فاسفیٹ، گندم، جو، ترکاریاں، پھل، لوہا، میگنیز، سیسہ، جست اور کوبالٹ پیدا ہوتا ہے

عراق ۶۳۳ء میں حضرت خالد بن ولیدؓ نے فتح کیا۔ بعد میں سلطنت عثمانیہ کا حصہ بنا۔ ۱۹۱۹ء کے بعد برطانیہ کی نگرانی میں آیا ۱۹۳۲ء سے ۱۹۵۸ء تک دستوری بادشاہت قائم رہی ۱۴ جولائی ۱۹۵۸ء کو انقلاب آیا۔ اور عراق نے جمہوریہ کا درجہ حاصل کر لیا۔ رقبہ ایک لاکھ ۷۲ ہزار مربع میل آبادی ۶۸ لاکھ (۹۴ فیصد مسلمان)، گندم، جو، کھجور، چاول، کپاس، اون، پٹرول، سوتی کپڑا، سیمنٹ اور شکر اہم پیداوار ہے

اردن ۲۲ مارچ ۱۹۴۶ء کو آزاد ہوا رقبہ ۳۷ ہزار مربع میل آبادی ۱۸ لاکھ ۶۴ ہزار (۹۴ فیصد مسلمان) پیداوار۔ گندم، جو، پھل، چونا اور تانبا۔

لبنان ۲۶ نومبر ۱۹۴۱ء کو آزاد ہوا رقبہ ۴ ہزار ۱۵ مربع میل ہے۔ آبادی ۱۲ لاکھ پچاس ہزار ہے۔ پچاس فی صد مسلمان ہیں زیتون کا تیل۔ گندم۔ پھل۔ تمباکو، سیمنٹ۔ پیٹرول، سوتی کپڑا اہم پیداوار ہے۔

لیبیا ۲۴ دسمبر ۱۹۵۱ء کو آزاد ہوا رقبہ ۶ لاکھ ۷۹ ہزار مربع میل آبادی ایک لاکھ ۵۰ ہزار ہے۔ ۹۹ فی صد مسلمان ہیں خام تیل۔ کھجور اہم پیداوار ہے۔

عدن۔ انگریزوں کے قبضے میں ہے رقبہ ایک لاکھ، ۱۲ ہزار مربع میل، آبادی بارہ لاکھ (تمام مسلمان) پیداوار گندم، جو، کپاس، نمک، پیٹرول، سیمنٹ وغیرہ۔

کویت ۱۹ جون ۱۹۶۱ء کو آزاد ہوا۔ رقبہ ۶ ہزار ایک سو مربع میل۔

قطر۔ خلیج فارس کا علاقہ ہے۔ شیخ کی حکومت ہے ویسے انگریزوں کے انتداب میں ہے رقبہ آٹھ ہزار مربع میل آبادی ساٹھ ہزار ہے۔ تمام مسلمان ہیں

ٹروشیل سٹیٹس۔ سات چھوٹے چھوٹے علاقوں، ابو ظہبی۔ عجمان۔ دبئی فجیرہ۔ راس الخیمہ۔ شارجہ اور ام القیوان پر مشتمل ہیں۔ یہ جزیرہ نمائے عرب کے جنوبی ساحل پر واقع ہیں۔ ان میں شیوخ کی حکومتیں ہیں۔ ان تمام پر انگریزوں کا انتداب قائم ہے رقبہ ۳۲ ہزار مربع میل۔ آبادی ساٹھ ہزار (تمام مسلمان) ہے۔

انڈونیشیا ۱۷ اگست ۱۹۴۵ء کو آزاد ہوا۔ رقبہ ۷ لاکھ ۳۶ ہزار مربع میل آبادی دس کروڑ ۳۰ لاکھ (۹۴ فی صد مسلمان) ہے۔ چاول، چائے، ناریل، پیٹرول، ٹین، مصالحے اہم پیداوار ہے۔

افغانستان۔ ۲۷ مئی ۱۹۱۹ء کو آزاد ہوا۔ رقبہ دو لاکھ پچاس ہزار مربع میل آبادی ایک کروڑ تیس لاکھ ہے۔ خاص پیداوار میں قراقلی۔ اون۔ پھل۔ قالین اور مصالحے شامل ہیں

بحرین انگریزوں کے انتداب میں ہے۔ رقبہ دو سو اکتالیس مربع میل۔ آبادی ایک لاکھ ۴۳ ہزار (تمام مسلمان) ہے، پیٹرول اور موتی اہم پیداوار ہے

حبشہ میں مسیحی حکومت قائم ہے رقبہ تین لاکھ ۹۸ ہزار مربع میل ہے۔ آبادی دو کروڑ بیس لاکھ ہے۔ ساٹھ فی صد مسلمان ہیں۔ کافی، جوار اور سونا اہم پیداوار ہے

گیمبیا ۱۸ فروری ۱۹۶۵ء کو آزاد ہوا رقبہ چار ہزار مربع میل اور آبادی تین لاکھ بیس ہزار ہے ۸۴ فی صد مسلمان ہیں۔ مونگ پھلی، مچھلی اہم پیداوار ہے۔

گبون ۱۷ اگست ۶۰ء کو آزاد ہوا۔ رقبہ ایک لاکھ دو ہزار مربع میل ہے۔ آبادی پانچ لاکھ پچپن فی صد مسلمان ہیں۔

گنی ۲ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو آزاد ہوا رقبہ ۹۴ ہزار مربع میل ہے۔ آبادی ۲۷ لاکھ ۲۷ ہزار (۹۵ فیصد مسلمان) ہے۔ کیلے، کافی، ہیرے، لوہے اہم پیداوار ہے۔

کیمرون یکم جنوری ۱۹۶۰ء کو آزاد ہوا رقبہ ایک لاکھ ۸۳ ہزار مربع میل ہے آبادی ۴۲ لاکھ پچپن ہزار (۵۵ فی صدی مسلمان) کافی کیلے، کوکو، ایلومینیم۔ ٹی ٹینیم اہم پیداوار ہے

برونڈی انگریزوں کے قبضے میں ہے رقبہ دس ہزار دو سو ۲۷ مربع میل آبادی ۱۹ ہزار ۸ سو سولہ (۷۶ فیصد مسلمان) ہے۔ پیٹرول، ربڑ اور ساگو اہم پیداوار ہے۔

جمہوریہ وسطی افریقہ ۱۳ اگست ۱۹۶۰ء کو آزادی ملی، دو لاکھ ۴۱ ہزار مربع میل اور آبادی بارہ لاکھ پچاس ہزار ہے۔ ۶۰ فیصد مسلمان ہیں کافی، کپاس، مرمر، ہیرے اہم پیداوار ہے۔

چاڈ ۱۱ اگست ۱۹۶۰ء کو آزاد ہوا۔ رقبہ ۴ لاکھ ۹۵ ہزار مربع میل ہے آبادی ۲۷ لاکھ ۶۰ ہزار ہے ۸۵ فی صد مسلمان ہیں۔ کپاس، مچھلی گوند اہم پیداوار ہے۔

داہومے یکم اگست ۱۹۶۰ء کو آزاد ہوا۔ رقبہ ۴۴ ہزار ۷ سو مربع میل اور آبادی ۲۲ لاکھ ہے۔ ۶۶ فیصد مسلمان ہیں۔

آئیوری کوسٹ ۱۷ اگست ۶۰ء کو آزادی ملی۔ رقبہ ایک لاکھ ۲۴ ہزار مربع میل آبادی تین کروڑ، ۳ لاکھ ہے ۵۰ فی صد مسلمان ہیں۔ کافی کوکو، لکڑی اہم پیداوار ہے۔

ملائشیا، ۱۶ ستمبر ۶۳ء کو وفاق قائم ہوا۔ رقبہ ایک لاکھ اٹھائیس ہزار مربع میل اور آبادی نوے لاکھ گیارہ ہزار ہے ۵۱ فیصد مسلمان ہیں۔ ناریل مصالحے، ٹین، تیل، لوہا، چائے اہم پیداوار ہیں۔

جزائر مالدیپ ۲۶ جولائی ۶۵ء کو آزاد ہوئے۔ رقبہ ایک سو پندرہ مربع میل آبادی نوے ہزار (سب مسلمان) ہے مچھلی اور ناریل اہم پیداوار ہے۔

مالی ۲۲ ستمبر ۱۹۶۰ء کو آزاد ہوا رقبہ ۴ لاکھ ۶۴ ہزار مربع میل آبادی ۴۳ لاکھ پانچ ہزار ۹۰ فیصد مسلمان، چاول، کپاس، سونا، نمک، مونگ پھلی اہم پیداوار ہے۔

مایطانیہ ۲۸ نومبر ۱۹۶۰ء کو آزاد ہوا رقبہ ۴ لاکھ ۱۹ ہزار مربع میل، آبادی دس لاکھ سب مسلمان، پیداوار میں مویشی، مچھلی، گوند، لوہا اور تانبا شامل ہے۔

نائیجیریا یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء کو آزاد ہوا رقبہ تین لاکھ ۵۶ ہزار مربع میل، آبادی پانچ کروڑ ۵۶ ہزار ہے۔ ۵۵ فی صد مسلمان ہیں۔ پیداوار میں کوکو، مونگ پھلی، کپاس، ربڑ، لکڑی، کھالیں، سوتی کپڑا۔ ٹین سیمنٹ شامل ہے۔

سیرالیون ۲۷ اپریل ۱۹۶۱ء کو آزاد ہوا رقبہ ۲۸ ہزار مربع میل۔ آبادی ۲۱ لاکھ نواسی ہزار ہے۔ ۶۵ فیصد مسلمان ہیں۔ ہیرے۔ لوہا۔ ناریل کا تیل۔ کافی۔ کوکو۔ ادرک، کروم اہم پیداوار ہے۔

سومالیہ یکم جولائی ۱۹۶۰ء کو آزاد ہوا رقبہ ۲ لاکھ ۴۶ ہزار مربع میل آبادی ۲۳ لاکھ (تمام مسلمان) ہے۔ چمڑا، کیلے، گوند، نمک اور مچھلی اہم پیداوار ہے۔ (ماخوذ)

مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے زیورات کی پیشکش

احمدی مستورات کے نیک نمونے

(۱)

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں دین اسلام کی حفاظت کے لئے ایک مرتبہ مستورات نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا کی خدمت بابرکت میں پیش کر دیئے۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں مسجد احمدیہ ڈنمارک جو یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام کا ایک ضروری حصہ ہے کی تعمیر کے لئے تحریک جدید کو حسب ذیل بہنوں نے اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے فضلوں اور برکتوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

۱۔	محترمہ امۃ الحی صاحبہ زوجہ مکرم سید عبدالستار صاحب شیر لغڑ شگمری	کانٹے طلائی ایک جوڑی
۲۔	محترمہ والدہ صاحبہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب بیگم ڈاکٹر نور محمد صاحب مرحوم لاہور	رنگ طلائی ایک عدد
۳۔	محترمہ شریفہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نذیر احمد صاحب مرٹ ضلع شیخوپورہ	رنگ طلائی دو عدد
۴۔	محترمہ آمنہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ سردار مقبول احمد ذبیح شاہد دارالصدر ج ربوہ	انگوٹھی طلائی ایک عدد
۵۔	محترمہ نصرت پروین صاحبہ معرفت منور احمد خان صاحب کینٹینر فضل عمر ہوسٹل ربوہ	شریاں چاندی ایک جوڑی شکستہ چاندی ایک جوڑی
۶۔	محترمہ نواب بی بی صاحبہ والدہ چوہدری عزیز احمد صاحب چک ۹۹ ج سرگودہا	انگوٹھی طلائی ایک عدد
۷۔	محترمہ امۃ الحفیظ بیگم اہلیہ میجر فتح داد خان صاحب کھاریاں ضلع گجرات	بالیاں طلائی دو عدد

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت

نظارت بیت المال کو چند انسپکٹران کی ضرورت ہے جن کا کام مقامی جماعتوں کے چندوں کی تشخیص۔ ان کے حسابات کی پڑتال۔ اور نظارت بیت المال کے متعلق دیگر فرائض کی سرانجام دہی ہے۔

امیدوار حسابات میں مہارت رکھنا اور وعظ و نصیحت کی قابلیت کا ہونا ضروری ہے تعلیمی معیار کم از کم میٹرک یا مولوی فاضل پاس ہو۔ اگر اس کے علاوہ بھی کوئی اور تعلیمی قابلیت رکھتا ہو تو اس کو ترجیح دی جائے گی۔ عمر ۲۰ سے ۳۰ سال تک ہونی چاہیئے۔ ابتدائی تنخواہ -/۹۰ روپے ماہوار ہوگی۔ ایک سال کا عرصہ کارکنی امتحانی ہوگا۔ اطمینان بخش کام کی صورت میں ۹۰-۴-۱۳۰-۵-۱۶۰-۶-۲۲۰ کے گریڈ میں استقلال ہو سکے گا۔

خواہشمند اپنی درخواستیں مقامی جماعتوں کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ مورخہ یکم مئی ۱۹۶۶ء تک نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

موسم سرما کے ٹائم ٹیبل برائے لاہور ڈویژن میں جو یکم اکتوبر ۱۹۶۶ء سے نافذ العمل ہوگا گاڑیوں کے اوقات میں تبدیلی سے متعلق تجاویز مطلوب ہیں۔ عوام ازراہ مہربانی اپنی تجاویز ڈویژنل ٹرانسپورٹیشن آفیسر پی ڈبلیو ریلوے لاہور کے نام ۱۵رمئی ۱۹۶۶ء تک ارسال کر دیں۔

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ریلوے لاہور

وقف جدید ایک اہم تحریک ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر جماعت وقف جدید کی طرف توجہ کرے تو اس سے نہ صرف ہم ملکی جہالت کو دور کر سکیں گے بلکہ بیماریوں کو دور کرنے میں بھی ہم ملک کی مدد کر سکیں گے۔ کیونکہ وقف جدید کے معلم تعلیم کے ساتھ ساتھ علاج معالجہ بھی کرتے ہیں اور اس سے ملک کی بیماریوں کو دور کرنے میں مدد مل رہی ہے۔" (الفضل ۲۵؍۹؍۵۹)

(ناظم مال وقف جدید)

امتحان وظائف اطفال الاحمدیہ

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال اطفال کا ایک انعامی امتحان منعقد کیا جاتا ہے۔ جس میں اوّل اور دوم آنے والے اطفال کو دس دس روپیہ ماہوار کے تعلیمی وظائف ایک سال کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ قائدین کرام کو چاہیئے کہ وہ امسال اس امتحان کے لئے ابھی سے زیادہ سے زیادہ اطفال کو تیار فرمائیں۔

امتحان کے لئے حسب ذیل شرائط ہوں گی۔

اس امتحان میں صرف اطفال شریک ہو سکیں گے جو اطفال الاحمدیہ کے چاروں امتحانات یعنی (۱) ستارہ اطفال (۲) ہلال اطفال (۳) قمر اطفال اور (۴) بدر اطفال پاس کر چکے ہوں۔

۲۔ ایک طفل یہ وظیفہ صرف ایک مرتبہ حاصل کر سکے گا۔ وظیفہ نہ حاصل کر سکنے کی صورت دوبارہ امتحان میں شریک ہو سکے گا۔

۳۔ یہ امتحان ہر سال ماہ اگست کے آخری عشرہ میں ہوا کرے گا۔

۴۔ قائدین کرام کوشش فرمائیں کہ ان کے حلقہ کے اطفال زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس امتحان میں شریک ہوں۔ ان کے لئے وہ پرچے ماہ جولائی میں مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے منگوا لیا کریں۔

۵۔ تینوں پرچہ جات میں کامیاب ہونے والے اطفال کو ان کی کامیابی کی اطلاع قائد مقامی کی وساطت سے دی جائے گی۔ تاوہ تقریر اور انٹرویو کے لئے سالانہ اجتماع میں شامل ہو سکیں۔ اس امتحان کے لئے مستقل نصاب مقرر کیا گیا ہے، جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) پہلا پرچہ۔ نماز با ترجمہ (۲) ترجمہ قرآن کریم پہلا پارہ (۳) نبراس المومنین۔ حفظ قرآن کریم آخری پندرہ سورتیں۔ اس کا امتحان انٹرویو کے ہمراہ سالانہ اجتماع کے موقع پر ہوگا۔ نمبر ۱۰۰۔

(۲) دوسرا پرچہ۔ کتابچہ عام دینی معلومات شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ (۲) سال بھر کے لئے تشحیذ الاذہان میں شائع ہونے والی معلومات۔ نمبر ۱۰۰

(۳) تیسرا پرچہ۔ کشتی نوح (۲) سیرۃ سید الانبیاء از شیخ عبدالقادر مربی سلسلہ (۳) سیرۃ حضرت مسیح موعود۔ از حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نمبر ۱۰۰

(۴) تقریر بر موقع سالانہ اجتماع نمبر ۳۰ (۵) انٹرویو و حفظ قرآن نمبر ۳۰ (۶) رپورٹ ناظم اطفال مقامی بوساطت مہتمم صاحب اطفال نمبر ۴۰۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

ہمارے مبلغ محمد یوسف صاحب درویش زیروی اچانک پاؤں پھسل کر سخت چوٹ آنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور چلنے کے قابل نہیں ہیں جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ (محمد عبداللہ قریشی نیالپوری)

اپنے غیر از جماعت دوستوں کے نام ماہنامہ انصار اللہ ربوہ جاری کرائیے (قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

تحریکِ جدید کے دفتر سوم کا اجراء کر دیا گیا

جماعت کی نئی پود کے لئے خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء کو خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے دفتر سوم کا اجراء فرما دیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس کی تاریخ اجراء یکم نومبر ۶۵ء مقرر فرمائی ہے تاکہ یہ دفتر بھی ہمارے محبوب و مقدس امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عہد مقدس سے منسوب ہو سکے۔ جماعت احمدیہ کے جو افراد اب تک دفتر اوّل یا دفتر دوم میں شامل نہیں ہو سکے انہیں چاہیئے کہ اب دفتر سوم میں شمولیت کی سعادت حاصل کریں۔ اشاعت اسلام کے ثواب عظیم سے جماعت کی نئی پود اور نو احمدی افراد کے لئے نیز وہ احباب جو اب بر سر روزگار ہوئے ہیں ان کے لئے ایک نادر موقع بہم پہنچا کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہم پر ایک بہت بڑا احسان فرمایا ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم ھل جزاء الاحسان الا الاحسان کے ماتحت جماعت کے متعلقہ طبقہ کا فرض ہے کہ نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ اپنے بچوں اور مستورات کی طرف سے بھی دفتر سوم تحریک جدید کے وعدے علیحدہ طور پر حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بھجوائیں۔ حسب ارشاد سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کوئی وعدہ دس روپیہ سے کم نہ ہونا چاہیئے۔

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم۔

خاکسار شبیر احمد

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

شاہ فیصل کی پارٹی کے ارکان کو اعلےٰ سول اعزازات دیئے گئے

راولپنڈی ۲۵- اپریل۔ صدر ایوب نے سعودی عرب کے شاہ فیصل کی پارٹی کے سات ارکان اور پاکستان میں سعودی عرب کے سفیر کو اعلےٰ سول اعزازات دیئے ہیں۔ یہ اعزازات کل صبح ایک تقریب میں دیئے گئے۔ یہ تقریب ایوان صدر کے مہمان خانے میں منعقد ہوئی تھی۔

صدر ایوب نے سعودی عرب کے دورہ کی دعوت قبول کر لی

راولپنڈی ۲۵ اپریل۔ صدر ایوب اور شاہ فیصل کے مشترکہ اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ سعودی عرب کے فرمانروا شاہ فیصل نے اپنے بھائی صدر ایوب کو سعودی عرب کے دورہ کی دعوت دی ہے جسے صدر ایوب نے بخوشی قبول کر کے کہا ہے کہ وہ اولین فرصت میں سعودی عرب جائیں گے۔

مسلم ممالک کا اتحاد دنیا میں ایک مؤثر قوت ثابت ہوگا

صدر محمد ایوب خان اور شاہ فیصل کا مشترکہ اعلامیہ

راولپنڈی ۲۵ اپریل۔ جلالۃ الملک شاہ فیصل اور صدر محمد ایوب خان نے اسلامی ممالک کے اتحاد کی حمایت کی ہے۔ دونوں سربراہوں کی بات چیت کے بعد جو مشترکہ اعلامیہ کل جاری کیا گیا اس میں دونوں سربراہوں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ باہمی احترام اور مشترکہ مفادات کی بنیاد پر مسلم ممالک کے اتحاد کے حصول کے لئے مختلف سطحوں پر مسلم ممالک کے لیڈروں کے درمیان ملاقاتیں مفید ثابت ہوں گی۔ دونوں سربراہوں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ مسلم ممالک کا اتحاد دنیا میں امن و انصاف کے قیام کے لئے ایک مؤثر قوت ثابت ہوگا اور اس سے مسلم ممالک کے عوام کی اقتصادی ترقی میں بڑی مدد ملے گی۔

مشترکہ اعلامیہ میں پاکستان کی طرف سے مسئلہ فلسطین پر عربوں کے موقف کی حمایت کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ فلسطین اس کے اصلی باشندوں کو واپس ملنا چاہیئے۔ سعودی عرب کی طرف سے شاہ فیصل نے کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کی حمایت کی اور کہا ہے کہ تنازعہ کشمیر اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق اور حق خود ارادیت کی بنا پر طے ہونا چاہیئے۔

دونوں سربراہوں نے سعودی عرب اور پاکستان کے درمیان اقتصادی، سماجی و ثقافتی اور فنی شعبوں میں تعاون کی اہمیت پر زور دیا ہے اور یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ تعاون کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے دونوں ملکوں کے اعلےٰ افسروں کے درمیان ملاقاتیں اور تبادلۂ خیال ہونا چاہیئے

قبرص میں جنگ چھڑ جاتی تو پاکستانی فوجیں ترکوں کے شانہ بشانہ لڑتیں

وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو کا بیان

استنبول ۲۵ اپریل۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کل استنبول میں کہا کہ اگر قبرص میں ترک مسلمانوں پر یونانیوں کے حملوں کو روکنے کے لئے ترکی اپنی فوج جزیرہ میں اتارتا تو پاکستان بھی پیچھے نہ رہتا۔ اور اس کی فوجیں بھی اپنے ترک بھائیوں کے شانہ بشانہ یونانیوں سے جنگ کرتیں۔

پاکستان کے وزیر خارجہ ان دنوں سنٹو کی وزارتی کونسل کے اس اجلاس میں شرکت کرنے کی غرض سے ترکی آئے ہوئے ہیں۔

مسٹر بھٹو نے کہا پاکستان نے ہمیشہ حق و انصاف کا ساتھ دیا ہے اور اس کی پالیسیوں کی بنیاد یہی ہے۔ وہ ترک وزیر خارجہ مسٹر صبری چاغلیان سے بات چیت کر رہے تھے۔ وہ انقرہ میں وزارتی کونسل کے اجلاس کے اختتام پر ایک دن کے نجی دورہ پر استنبول آئے ہوئے ہیں۔

پاکستان کے وزیر خارجہ نے کہا ہم نے ترک وزیر خارجہ سے باہمی دلچسپی کے امور اور بین الاقوامی معاملات پر تبادلہ خیال کیا ہے۔ ہم نے کشمیر اور قبرص کے تنازعات پر بھی بات چیت کی۔ اور ان علاقوں کی تازہ صورت حال کا جائزہ لیا۔

شاہ فیصل پاکستان کا دورہ مکمل کر کے ریاض واپس پہنچ گئے

مجھے پاکستان کے بہادر مسلمانوں پر فخر ہے۔ شاہ فیصل

راولپنڈی ۲۵ اپریل۔ پاسبان حرم اور سعودی عرب کے فرمانروا جلالۃ الملک شاہ فیصل پاکستان کا پانچ روزہ دورہ مکمل کرنے کے بعد کل ریاض واپس پہنچ گئے ہیں۔ پاکستانی علاقہ چھوڑنے سے قبل انہوں نے ایک پیغام میں کہا کہ مجھے پاکستان کے بہادر مسلمانوں پر فخر ہے۔ شاہ فیصل نے کہا کہ پاکستان نے صدر ایوب کی ولولہ انگیز قیادت میں زبردست ترقی کی ہے۔

شاہی مہمان کو چکلالہ کے ہوائی اڈہ سے انتہائی محبت اور احترام سے رخصت کیا گیا طیارہ پر سوار ہونے سے قبل شاہ فیصل اور صدر ایوب بغلگیر ہوئے اور انہوں نے انتہائی گرمجوشی سے مصافحہ کیا۔ شاہ فیصل نے صدر ایوب کی درازی عمر اور پاکستان کی ترقی و خوشحالی کی دعا کی۔ صدر ایوب نے بھی اسی قسم کے جذبات کا اظہار کیا۔ پاک فضائیہ کے جیٹ طیاروں نے معزز مہمان کے طیارہ کو پاکستان کی سرحد تک چھوڑا۔ ایوان صدر سے ہوائی اڈہ تک ہزارہا افراد اپنے مہمان محترم کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔ اگلی صف میں طلباء کی قطار تھی جو تمام راستہ پر دو رویہ کھڑے ہوئے تھے۔ شاہ فیصل کی کار پر جگہ جگہ پھول برسائے گئے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴